اہم عرض :-

غلطی پر مطلع کرنے
کی صورت میں مجھے اس غلطی سے
ضرور آگاہ فرمائیے گا :-

عارض :-

ایاز احمد عطاری

25-10-2019

1

"کتاب الشفعہ"

س: شفعہ کی تعریف بیان کریں؟

ج: لغوی معنی:-

ملانا:-

اصطلاحی تعریف:-

غیر منقول جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خریدا اُتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے:-

س: شفعہ کی اقسام بمع ثبوت تحریر کریں:-

ج: اقسام الشفعہ:-

شفعہ کی "3" اقسام ہیں:-

1- شریک فی نفس المبیع 2- شریک فی حق المبیع 3- پڑوسی:-

دلیل الاول:-

قولہ السلام:- الشفعۃ لشریک لم یقاسم:-

عند الاحناف:-

حق شفعہ "پڑوسی" کو بھی ملے گا:-

دلیل:-

"الجار أحق بشفعتہ":-

عند الشوافع:-

پڑوسی کو حق شفعہ نہیں ملے گا:-

دلیل:-

الشفعۃ فیما لم یقاسم فإذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعۃ:-

عقلی دلیل:-

شفعہ کا حق "غیر منقسم" اشیاء میں ہوگا۔ جب تقسیم کاری ہو چکی۔ حدود واقع ہو گئیں۔ تو اب شفعہ نہ ہوگا:-

س: کیا "شریک" اور "خلیط" کے ہوتے ہوئے "جار" کو شفعہ مل سکتا ہے؟

ج: عند الاعظم علیہ الرحمہ:-

اگر شریک فی نفس المبیع اور حق المبیع

اپنا حق شفعہ چھوڑ دیں۔ تو اس صورت میں پڑوسی کو حق شفعہ مل سکتا ہے۔

دلیل:-

اسلئے کہ جو شفعہ کا سبب ہے۔ وہ اتصال ملکیت ہے۔ پس سبب سب میں برابر ہے۔ تو سبب کے پائے جانے کی وجہ سے پڑوسی کو بھی حق شفعہ ملے گا۔

عند ابی یوسف:-

شریک فی نفس مبیع کے ہوتے ہوئے کسی کو شفعہ نہیں ملے گا۔

چاہے "شریک فی نفس مبیع" اپنا حق لے یا نہ لے:-

دلیل:-

اسلئے "شریک فی نفس مبیع" کی وجہ سے سب کا حق روکا ہوا ہے:- اسلئے کہ اسکی موجودگی میں کسی کو حق شفعہ نہیں ملے گا:-

س "اذا اجتمع الشفعاء فالشفعہ بینھم..." اس عبارت کی وضاحت کریں؟ مع اختلاف:-

ج عند الاحناف:-

اگر شفیع متعدد ہو جائیں تو اس صورت میں شفعہ ان کے مابین تعداد کے اعتبار سے ہو گا:-

دلیل:-

اسلئے کہ شفعہ کے مستحق ہونے کا جو سبب تھا۔ اس سبب میں سب برابر ہیں۔ جب سبب میں برابر ہیں۔ تو شفعہ سب کو یکساں ملے گا:-

عند الشوافع:-

شفیع کی تعداد متعدد ہونے کی صورت میں شفعہ ان کے مابین ملکیت کے اعتبار سے ہو گا:-

دلیل:-

شفعہ ملکیت کے منافع میں سے ہے۔

دلیل تنویری:-

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ شفعہ ملکیت کے منافع کی تکمیل کرتا ہے:- تو اسلئے کہ یہ ملکیت کے اعتبار سے

تقسیم ہوگا۔ گویا کہ یہ "رنج، غلہ" کے مشابہ ہوگیا۔

س: اگر بعض نے اپنا حق شفعہ ساقط کردیا تو بقایا میں کیسے تقسیم ہوگا؟

ج: اسکی "4" صورتیں ہیں:۔ جو کہ درج ہیں:۔

پہلی صورت:۔
اگر بعض نے اپنا حق ساقط کردیا۔ تو بقایا میں حق شفعہ ان کی تعداد کے اعتبار سے تقسیم ہوگا:۔

دوسری صورت:۔
اگر ان میں بعض غائب ہوں۔ تو حق شفعہ جو حاضر ہیں۔ ان کے مابین تقسیم ہوگا۔ تعداد کے اعتبار سے:۔

تیسری صورت:۔
اگر جمیع شفعہ ایک کیلئے ثابت کیا۔ جو کہ حاضر تھا۔ اب اگر دوسرا شفیع آئے گا۔ تو ان کو "نصف" شفعہ ملے گا۔ اور اگر تیسرا آیا تو ان کو "ثلث" ملے گا:۔

چوتھی صورت:۔
اگر حاضر نے اپنا حق شفعہ سے معذرت کرلی۔ اور اس صورت میں قاضی کے فیصلے سے اس شخص کیلئے جمیع شفعہ کا فیصلہ کیا تھا۔ تو اس صورت میں آنے والے کو صرف نصف حق شفعہ ملے گا:۔
اور اگر حاضر کے حق میں شفعہ قاضی کے فیصلے سے نہیں تھا تو آنے والے کو جمیع شفعہ ملے گا:۔

س: شفعہ کس سبب سے لازم ہوتا ہے؟

ج: شفعہ عقد بیع کے بعد ثابت ہوتا ہے:۔

وجہ:۔
شفعہ اُسوقت ثابت ہوگا۔ جب بائع کی اپنی ملک سے بے رغبتی ہو۔ اور اسکی بے رغبتی کا ظہور "عقد بیع" سے ہوگا۔ اسلئے "عقد بیع" کے بعد شفعہ ثابت ہوگا:۔

س: طلب شفعہ کی تینوں صورتوں کو وضاحت کے ساتھ لکھیے؟

ج: پہلی صورت:۔
جیسے شفیع کو بیع کا علم ہو۔ فوراً طلب مواثبت کرنا

اُسی مجلس میں بولے کہ میں نے شفعہ کیا:۔

دوسری صورت:۔

طلب اشھاد کرے۔ اب گواہ

بائع پر بھی بنا سکتا ہے۔ | مشتری پر بھی بنا سکتا ہے۔ | مبیع پر بھی بنا سکتا ہے:۔
کیونکہ بائع کا قبضہ ہے۔ | کیونکہ مشتری کی ملکیت ہے۔ | کیونکہ شفیع اسکی وجہ سے ثابت کرتا ہے۔

تیسری صورت:۔

قاضی کے پاس طلب خصومت کرے گا۔

قاضی کے پاس بولے گا جیسے مجھے علم ہوا تھا اُسی وقت میں نے "طلب مواثبہ" کیا۔ پھر گواہ بنائے تھے:۔

س شفیع کس کی خبر سن کر گواہ بنائے گا؟ مع اختلاف:۔

ج عند الامام علیہ الرحمہ:۔

"دو مرد" یا "ایک مرد دو عورتیں" یا "ایک عادل مرد" ہو۔ ان کی خبر سن کر شفیع گواہ بنائے گا:۔

عند الصاحبین:۔

ایک کی خبر سن کر شفیع گواہ بنائے گا۔ اب ایک میں عمومیت ہے۔ مذکر ہو یا مؤنث، آزاد ہو یا غلام، بالغ ہو یا غیر بالغ:۔

س کن الفاظ کے ساتھ شفعہ باطل نہ ہوگا:؟

ج شفیع نے جب بیع کی خبر سنی تو

1۔ الحمد اللہ

2۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

3۔ سبحان اللہ

کہا۔ تو ان صورتوں میں شفعہ باطل نہ ہوگا:۔

پہلے کی وجہ:۔

اپنے پڑوسی سے آزادی کی بناء پر یہ کہا:۔

دوسرے کی وجہ:۔

بائع پر تعجب کرتے ہوئے کہا کہ بائع نے بیچا تاکہ

شفیع کو نقصان دینے:۔

تیسرے کی وجہ:۔

کلام کے ابتداء کی وجہ سے بولا:۔

س کیا تاخیر کی وجہ سے شفعہ باطل ہوگا؟ بمع اختلاف:۔

ج عند الشیخین:۔

طلب خصومت میں تاخیر ہوگئی۔ تو اسکی وجہ سے شفعہ ساقط نہ ہوگا:۔

دلیل:۔

اسلئے کہ جب شفعہ کا حق شفیع کیلئے پختہ ہوگیا۔ تو حق شفعہ اُسوقت تک ساقط نہ ہوگا۔ جب تک شفیع اپنا حق خود ساقط نہ کرے:۔

عند المحمد:۔

ایک ماہ کے بعد حق شفعہ ساقط ہوجائے گا:۔

دلیل:۔

اگر تاخیر کی وجہ سے حق شفعہ کو ساقط ہونے کا حکم نہ لگایا جائے۔ تو مشتری کو شفیع کی جانب سے ضرر ہونے کا خوف ہوگا۔ اس خوف کی بناء پر مشتری مبیع میں تصرف بھی نہیں کرے گا۔ اسلئے کہ "ایک ماہ" کی مقدار کو متعین کیا۔

س طلب خصومت کی صورت میں قاضی کس سے سوال کرے گا؟

ج جب شفیع قاضی کے پاس آیا۔ تو قاضی "مشتری" سے سوال کرے گا۔ اگر مشتری نے اُس ملکیت کا اعتراف کیا جس ملکیت کی وجہ سے شفیع حق شفعہ کا دعویٰ کر رہا تھا تو تو حق شفعہ شفیع کو ملے گا۔ اگر مشتری نے انکار کیا۔

تو اس صورت میں قاضی شفیع کو مکلف بنائے گا۔ گواہ قائم کرے گا۔ اگر گواہ قائم کیے تو تو صحیح ہے۔

اگر شفیع گواہ قائم کرنے سے عاجز آگیا۔ تو قاضی مشتری سے قسم اٹھوائے گا۔

س کیا قاضی کی مجلس میں ثمن کی حضوری لازمی ہے یا نہیں؟

ج عند الامام:۔

قاضی کے فیصلے سے مجلس میں ثمن کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

دلیل:
اسلئے کہ مشتری کا شفیع پر کوئی ثمن لازم نہیں ہے فیصلے سے پہلے۔ جب کوئی چیز لازم نہیں ہے تو حضوری کی شرط بھی نہیں لگائی جائے گی۔

عند المحمد:
قاضی کی مجلس میں ثمن کا ہونا ضروری ہے۔

دلیل:
ہو سکتا ہے کہ شفیع مفلس ہو۔ اور قاضی نے فیصلہ سنا اور شفیع کے پاس پیسے نہ ہوں۔ تو اس صورت میں مشتری کا مال تو ہلاک ہو جائے گا۔

س کیا شفیع کو خیارِ عیب اور خیارِ رؤیت حاصل ہو گا؟
ج جی ہاں:
شفیع کو خیارِ عیب اور خیارِ رؤیت حاصل ہوگا۔

وجہ:
کیونکہ شفیع کا حق شفعہ کے طور پر مشتری سے لینا۔ گویا کہ ان کے مابین بیع ہو رہی ہے۔ اور اصل بیع میں مشتری کو مذکورہ دونوں خیار حاصل ہوتے ہیں۔ تو اسی طرح شفیع کو بھی دونوں خیار حاصل ہوں گے۔

س اگر شفیع و مشتری کے مابین ثمن کے حوالے سے اختلاف ہو جائے تو کس کا قول معتبر ہو گا؟
ج اگر شفیع اور مشتری کے مابین ثمن کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو مشتری کا قول معتبر ہو گا قسم کے ساتھ۔

وجہ:
اسلئے کہ شفیع مدعی ہے کم قیمت کا دعوی کر رہا ہے۔ اور مشتری منکر ہے۔ اسکی قیمت کا انکار کر رہا ہے۔

قاعدہ:
"مدعی اور منکر میں سے منکر کا قول لیا جاتا ہے قسم کے ساتھ"

س اگر شفیع و مشتری دونوں گواہ قائم کریں تو کس کے گواہ لیے جائے گے مع اختلاف:

ج: عند الطرفین:۔

شفیع کے گواہ لیے جائیں گے:۔

وجہ:۔

ان کے مابین کوئی منافات نہیں ہے۔ گویا کہ دو بیع ہیں اب شفیع سے کہا جائے گا۔ ان میں سے جو چاہے وہ بیع لے لے:۔

عند ابی یوسف:۔

مشتری کے گواہ معتبر ہوں گے:۔

وجہ:۔

اسلئے کہ ثمن کو ثابت کرنے کے اعتبار سے زیادہ حقدار مشتری ہے

کیونکہ چیز مشتری نے لی ہے:۔

س: بائع نے مشتری سے قیمت میں کمی، زیادتی کی، کیا یہ کمی، زیادتی شفیع کے حق میں ثابت ہوگی؟

ج: کمی و زیادتی

- مشتری سے کمی کی
  - پورا ثمن ساقط کیا ← تو یہ شفیع کے حق میں ثابت نہ ہوگی:۔
  - بعض ثمن ساقط کیا ← تو یہ شفیع کے حق میں ثابت ہوگی:۔
- یا
- زیادتی کی ہے ← تو زیادتی شفیع کے حق میں معتبر نہ ہوگی:۔ کیونکہ اس صورت میں شفیع کو نقصان ہوگا:۔
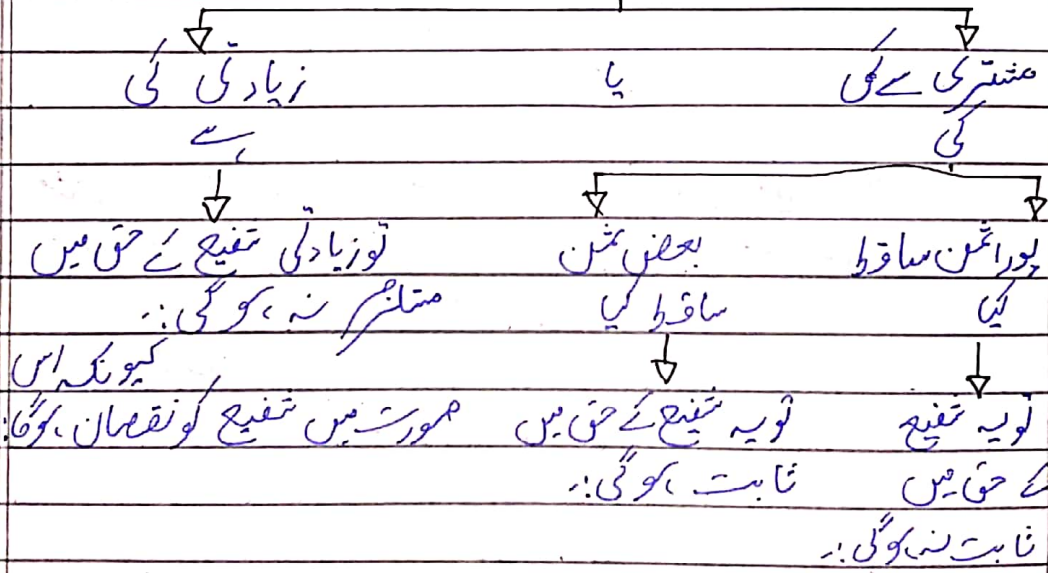
س: اگر بائع نے مبیع کو ثمن مؤجل کے ساتھ بیچا تو شفیع کیلئے کیا حکم ہے؟ مع اختلاف؟

ج: عند الشوافع:۔

اگر بائع نے ثمن مؤجل کے ساتھ بیچا ہے۔ تو شفیع بھی مشتری سے ثمن مؤجل کے بدلے میں لے سکتا ہے:۔

دلیل :-
کیونکہ "مؤجل" یہ تو ثمن کا وصف ہے۔ جیسے زیافت، ثمن کا وصف ہے۔
جیسے "زیافت" کے بدلے میں حق شفعہ لے سکتے ہیں۔ اسی طرح "مؤجل" کے بدلے میں حق شفعہ لے سکتے ہیں :-

عند الاحناف :-
اگر بائع نے ثمن مؤجل کے ساتھ بیچا تو
تو بائع کو "2" اختیار ہیں :-

اگر چہ تو ثمن حال کے ساتھ لے :-
اگر چہ چاہے تو مؤجل کی مدت ختم ہو پھر لے لے :-

لیکن "ثمن مؤجل" کے ساتھ نہیں لے سکتا :-
وجہ :- اسلئے کہ "اجل" کے ساتھ بیع کرنا "بائع مشتری کے ساتھ راضی ہوا ہے۔ نہ کہ شفیع کے حق میں راضی ہوا ہے۔ اسلئے ثمن مؤجل کے ساتھ نہ لے گا۔

س مشتری نے زمین پر عمارت قائم کر دی تو اب شفیع کیلئے کیا حکم ہے زمین عمارت کے ساتھ لے لے یا نہیں ؟ مع اختلاف بیان کریں ؟

ج عند ابی یوسف :-
شفیع کو اختیار ہے۔ اگر چاہے تو زمین عمارت کے ساتھ لے لے۔ اور عمارت کی قیمت بھی دے دے۔
اور اگر چاہے
تو زمین کو بھی نہ لے :-
دلیل :-
اسلئے کہ مشتری نے عمارت اپنی زمین پر قائم کی ہے۔ اگر ہم عمارت کو توڑنے کا حکم دیں۔ تو یہ ظلم ہوگا :-
عند الشوافع :-
1- اگر چاہے تو زمین عمارت کے ساتھ خریدے :
2- اگر چہ تو زمین کو چھوڑ دے :-

3۔ عمارت کو توڑ دے۔ پھر عمارت کی قیمت مشتری کو دے دے:

دلیل:۔

قولہ السلام:۔ لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام:

عند الامام:۔

1۔ اگر چاہے تو زمین عمارت کے ساتھ خرید لے:

2۔ اگر چاہے تو مشتری کو توڑنے کا مکلف بنائے۔

دلیل:۔

اسلئے کہ مشتری نے اُس زمین میں عمارت قائم کی ہے۔ جسکا حق ثابت ہو چکا ہے۔ اور غیر نے اسکو عمارت بنانے پر مسلط بھی نہیں کیا:۔ اسلئے مشتری کو توڑنے کا مکلف بنایا جائے گا:۔

س اگر شفیع نے زمین پر عمارت قائم کر دی مستحق آیا تو اب کیا حکم ہے؟

ج عند الطرفین:۔

شفیع نے زمین پر عمارت قائم کی۔ پھر مستحق آگیا۔

تو شفیع "رجوع فی الثمن" کر سکتا ہے۔

وجہ:۔ مشتری نے اسکو دھوکہ دیا ہے۔

لیکن "عمارت کی قیمت" بائع و مشتری پر رجوع نہیں کر سکتا:۔

عند ابی یوسف:۔

عمارت کی قیمت کا رجوع کرے گا:

وجہ:۔

کیونکہ شفیع مشتری کے منزلت میں ہے۔

مشتری بائع پر رجوع کر سکتا ہے۔ تو اسی طرح شفیع بھی رجوع کر سکتا ہے:۔

س شفعہ کن چیزوں میں ہو سکتا ہے اور کن میں نہیں ہو سکتا ہے؟ مع اختلاف:۔

ج عند الاحناف:۔

شفعہ جائداد غیر منقول میں ہوگا اگرچہ تقسیم کو قبول نہ کرے:۔

دلیل :-

قولہ علیہ السلام :- الشفعۃ فی کل شیٔ عقار أو ربع

عند الشوافع :-

شفعہ لاینقسم میں نہیں ہوگا :-

دلیل :-

اسلئے کہ شفعہ ثابت ہوتا ہے تاکہ تقسیم کاری کی مشقت کو دور کیا جائے۔ اور یہ علت "لاینقسم" میں نہیں ہے۔ جب علت نہیں ہے۔ تو حکم بھی نہ ہوگا۔

س: کیا شفعہ "سامان اور منقول" میں ہوگا؟

ج: عند الاحناف :-

شفعہ "عروض و سفن" میں نہیں ہوگا:

وجہ :-

شفعہ خلاف قیاس واجب ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تاکہ ہمیشہ ہمیشہ برے پڑوسی سے خلاصی ملے۔ اور "عروض و سفن" غیر منقول اشیاء ہیں :- اور یہ علت ان میں نہیں پائی جائے گی۔

عند المالک :-

شفعہ "عروض و سفن" میں ہوگا :-

س: خیار شرط کے ساتھ جیز بیچی یا خریدی تو اس صورت میں شفیع کیلئے کیا حکم ہے؟ شفعہ ثابت ہوگا یا نہیں؟

ج: خیار شرط

بائع کی جانب سے ہے ↓ شفعہ ثابت نہ ہوگا۔

وجہ :- ملکیت اب تک بائع کی ہے۔ جب ملکیت بائع کی ہے۔ تو شفعہ ثابت نہ ہوگا:

مشتری کی جانب سے ہے ↓ شفعہ ثابت ہوگا۔
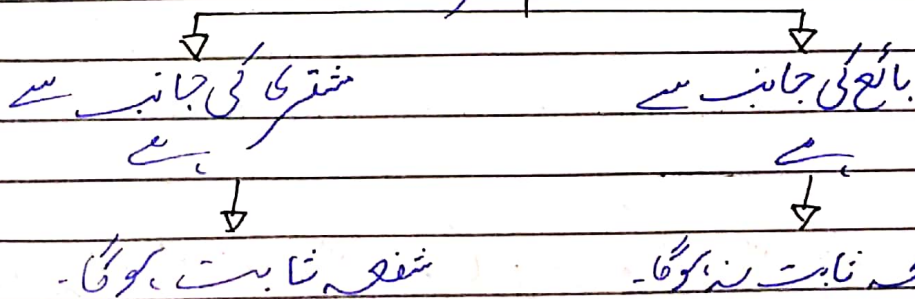
وجہ :- ملکیت مشتری کی ہے بالاتفاق

س: شفعہ کی باطل ہونے کی صورت بیان کریں؟

ج: پہلی صورت:-
شفیع طلب اشہاد پر قادر تھا لیکن طلب اشہاد کو چھوڑ دیا۔

دوسری صورت:-
شفیع نے گواہ "بائع و مشتری و مبیع" کسی ایک پر نہیں بنائے:-

تیسری صورت:-
شفیع نے شفعہ پر صلح کر لی:-

چوتھی صورت:-
شفیع مر گیا:-

پانچویں صورت:-
شفیع نے اس ملکیت کو بیچ دیا جسکی بناء پر حق شفعہ کا مالک ہوا تھا شفعہ کے فیصلے سے پہلے بیچ دی:-

س: مشتری کے مرنے سے شفعہ باطل ہوگا یا نہیں؟
ج: مشتری کے مرنے سے شفعہ باطل نہ ہوگا:-
وجہ:- سبب
ابھی بھی موجود ہے:-

"تمت بالخیر"

25-10-2019

"کتاب الذبائح"

س: ذبح کی اقسام بیان کریں؛

ج:

اقسام الذبح

اختیاری	اضطراری
لبہ و لحیین کے درمیان زخمی کرنا :-	بدن کے کسی حصہ میں زخم پہنچانا :-

س: ذابح کی شرائط تحریر کریں؟

ج: ذابح کی ۵ شرائط ہیں :-

شرائط

صاحب ملة ہو -	محرم نہ ہو	حالت احرام سے باہر ہو	تسمیہ و ذبح کا عقل رکھتا ہو.	تسمیہ کو ترک نہ کرے.
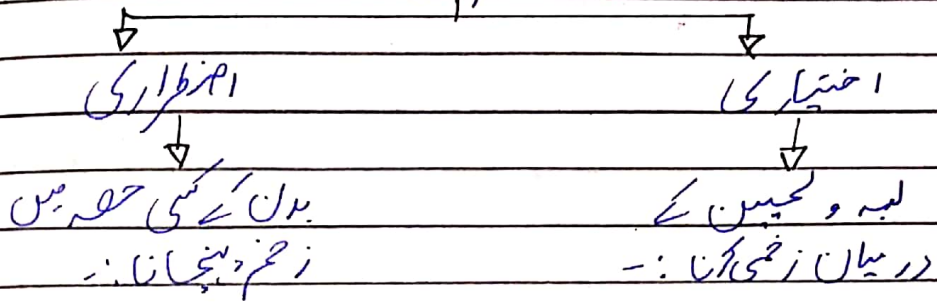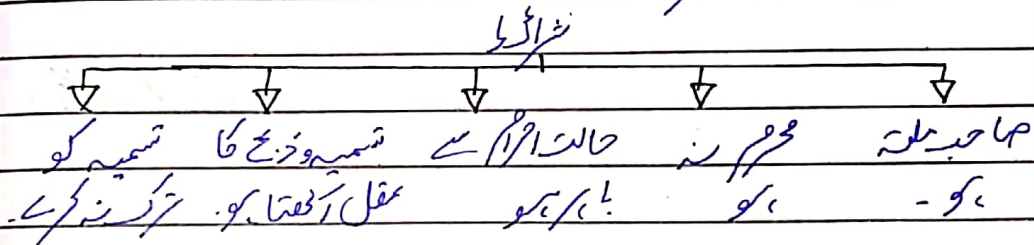
س: ذابح نے تسمیہ کو چھوڑ دیا تو کیا حکم ہے؟

ج: عند الشوافع :-

تسمیہ عمدًا چھوڑا یا سہوًا چھوڑا

دونوں صورتوں میں ذبیحہ حلال ہے :-

وجہ :-

قولہ علیہ السلام :- مسلمان اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے -

اسے نام لے یا نہ لے :-

عند المالک :-

تسمیہ عمدًا چھوڑا یا سہوًا چھوڑا

دونوں صورتوں میں ذبیحہ حرام ہے :-

وجہ :-

قولہ تعالیٰ :- ولا تأکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ :-

اس آیت کریمہ کے ظاہر پر عمل کرتے ہیں :-

عند الاحناف :-

تسمیہ "عمدًا" چھوڑا تو ذبیحہ حرام ہے -

اگر "سہوًا" چھوڑا تو حلال ہے :-

وجہ :-

قولہ تعالیٰ :- ولا تأکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ :-

اس آیت سے "سہوًا" کی بات ہے۔ "سہوًا" مراد نہیں ہے۔ اگر کوئی اس پر عمل کریں تو حرج لازم آئے گا۔ کیونکہ انسان "خطأ ولنسیان" سے مرکب ہے:

س: اللہ کے نام کے ساتھ کوئی اور کا نام لیا گیا ذبیحہ حلال ہے؟

ج: اللہ کے نام ساتھ کسی اور کا نام بھی لیا

موصول کے مجرور لیا عطف نہ کیا تو	موصولاً عطف و حرکت کے مجرور نام لیا تو	منفصل نام لیا تو
حکم	حکم	حکم
نام ذکر کرنا مکروہ ذبیحہ حلال ہے	ذبیحہ حرام ہے	کوئی حرج نہیں ہے۔
بسم اللہ محمد رسول	بسم اللہ و فلان	اللھم تقبل ھذہ من امت محمد
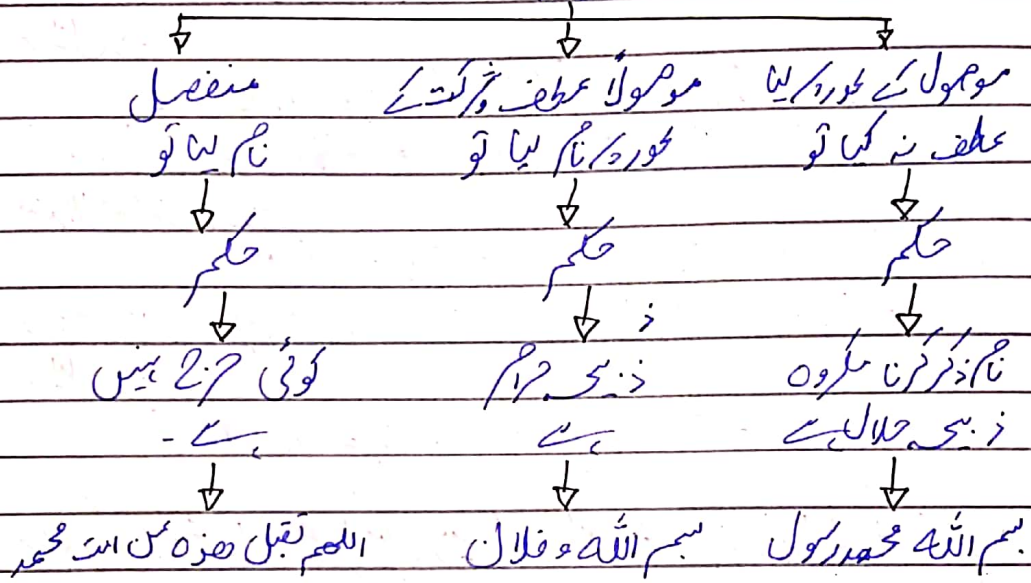
س: ذبیحہ حلال ہونے کیلئے جانور کی کتنے رگیں کاٹنا ضروری ہیں؟

ج: عند الشافعی:۔

"حلقوم و مری" یہ دو رگ کاٹنا ضروری ہیں:۔

عند الامام:۔

"1۔ حلقوم 2۔ مری 3، 4۔ ودجین" ان چاروں کا کاٹنا ضروری ہے۔ اگر ان میں اکثر کٹی تبھی ذبیحہ حلال ہے۔

دلیل:۔

قولہ علیہ السلام:۔ أفر الأوداج بما شئت:۔

عند الصاجین:۔

1۔ حلقوم 2۔ مری 3۔ ودجین میں سے کسی ایک کا کاٹنا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے ہر رگ کا اکثر کٹا تو ذبیحہ حلال ہے۔

ورنہ حرام ہے!۔

دلیل :-
اسلئے کہ ہر ایک کا اپنے سے علیحدہ ہونے کی صورت میں۔
جب الگ الگ ہیں۔ تو حکم بھی الگ الگ ہوگا :-

س ناخن، دانت۔ سے ذبح کرنے کا کیا ہے ؟
مع اختلاف :-

ج عندالشوافع :-
ناخن، دانت سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔
اگر ذبح کیا۔ تو ذبیحہ حرام ہے :-
دلیل :-
قولہ علیہ السلام :- کل ما أنهر الدم وأفری الأوداج ما
خلا الظفر والسن فانھا مدی الحبشة :-
عندالاحناف :-
ناخن، دانت جسم سے الگ ہیں۔ تو ان سے
ذبح کرنا جائز ہے۔ الگ نہیں ہیں۔ تو ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔
دلیل :-
قولہ علیہ السلام :- أنهر الدم بما شئت :-

س جانور کو ذبح کیا پھر اسکے پیٹ میں بچے کو پایا تو کیا حکم ہے
اس بچے کا ؟

ج عندالامام :-
اگر جانور کے پیٹ میں مردہ پایا۔ تو ذبیحہ نہیں
کھایا جائے گا۔ بچے کے بال آئے ہوں یا نہ آئے ہوں۔
دلیل :-
اسلئے کہ جنین زندگی میں اصل ہے۔ اسکی ماں کے علاوہ
اسکی زندگی کا ہونا متصور ہے :-
عندالصاحبین و شافعی :-
اگر اسکی تخلیق مکمل ہیں تو کھایا جائے
گا۔ اگر تخلیق مکمل نہیں ہے تو نہیں کھایا جائے گا :-
دلیل :-
قولہ علیہ السلام :-
ذکاة الجنین ذکاة أمہ :-

س: کن جانوروں کا کھانا حلال، کن کا کھانا مکروہ، کن کا کھانا جائز نہیں ہے؟

ج: کھانا حلال ہے:-

1- خراب زرع 2- عقعق کوا

3- خرگوش 4- جریث 5- ٹڈی

6- ان کا کھانا حلال ہے:-

کھانا مکروہ ہے:-

1- بجو 2- گوہ 3- کچھوہ 4- بھڑ

5 طافی :- ان کا کھانا مکروہ ہے:-

کھانا جائز نہیں ہے:-

1- نوکیلے درندے جانور کا 2- ذی مخلب درندہ

3- ابقع 4- پالتو گدھا 5- پالتو خچر :-

ان کا کھانا جائز نہیں ہے:-

س: گھوڑے کے کھانا کا کیا حکم ہے؟

ج: عند الامام:-

گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ ہے:-

دلیل:-

قولہ تعالیٰ " والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ":-

عند الصاحبین والشافعی والمالک:-

کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے

دلیل:-

اسلئے کہ سرکار علیہ السلام نے خیبر کے دن گھوڑے کے گوشت کھانے کی اجازت عطا فرمائی تھی:-

"تمت بالخیر"

25-10-2019

Scanned by CamScanner

کتاب الاضحیہ

س: قربانی کن پر واجب ہے؟ نیز قربانی واجب ہے یا سنت؟

ج: قربانی

آزاد — مسلمان — عاقل — غنی
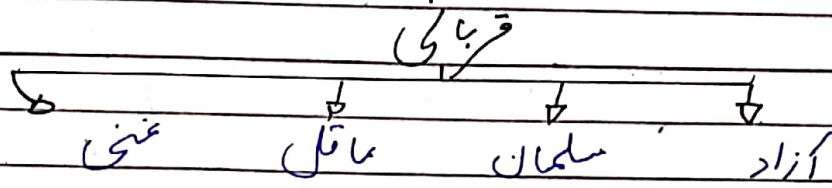
عند الطرفین:
قربانی واجب ہے:

وجہ:
قولہ علیہ السلام: جو خوشحال ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے:

استدلال:
یہ وعید وہاں آتی ہے۔ جہاں امر واجب ہو۔

عند ابی یوسف:
قربانی سنت مؤکدہ ہے:

وجہ:
قولہ السلام: جس نے قربانی کرنے کا ارادہ کیا۔ تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے:

س: قربانی کے ایام کتنے ہیں؟ تحریر کریں۔ مع اختلاف:

ج: عند الاحناف:
10، 11، 12، ذی الحجہ:

دلیل:
عن علی وعمر وابن عباس: قربانی کے دن (3) ہیں

عند الشافعی:
10، 11، 12، 13، ذی الحجہ:

دلیل:
قولہ علیہ السلام: ایام تشریق۔ ایام نحر ہیں:

س: کن جانوروں کی قربانی ہوگی اور کن کی نہ ہوگی؟

ج: جن جانوروں کی قربانی ہوگی:
1- جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں

2۔ جس جانور کے کان و دُم اکثر باقی ہو۔ 3۔ خصی
4۔ پاگل جانور 5۔ خارش والا جانور :۔

جن کی جائز نہیں :۔

1۔ نابینا جانور 2۔ کانا جانور 3۔ لنگڑا
جانور 4۔ لاغر جانور 5۔ اکثر کان و دُم کٹی ہوئی ہے۔

س کیا قربانی کا گوشت غنی کھا سکتے ہیں ؟
ج جی ہاں :۔
قربانی کا گوشت غنی کھا سکتے ہیں :۔
فقیر کھا سکتے ہیں :۔
اس گوشت کو جمع کر سکتے ہیں :۔

"تمت بالخیر"

25-10-2019